سوال

میں نے وضوء کیا اور مسلسل تین روزتک جرابیں پہنی رکھیں، انہیں ان تین ایام میں اتارا نہیں، حالانکہ یہ معلوم تھا کہ مقیم شخص کےلیے جرابوں پر ایک رات اوردن مسح کرنا جائزہے، کیامیری باقی دوایام کی نمازیں صحیح ہیں، یاکہ مخالفت کرنے کی بنا پرمجھے نمازیں دوبارہ ادا کرنا ہونگی ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ مقیم شخص کےلیے ایک رات اوردن اور مسافر کےلیے تین راتیں اورتین دن موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، اور جرابوں پر مسح کرنا موزوں پر مسح کرنے کی طرح ہی ہے

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے شریح بن ھانی سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آیا اوران سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کیا تووہ فرمانے لگیں :

" تم ابن ابی طالب کے پاس جاکراس کے متعلق دریافت کرو، کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفرکیا کرتے تھے، چنانچہ ہم نے ان سے دریافت کیا توانہوں نے فرمایا :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کےلیے تین راتیں اورتین دن اور مقیم شخص کےلیے ایک رات اوردن مدت مقرر کی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (276).

اور امام ترمذی، ابوداود، اورابن ماجہ نے خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" مسافر کےلیے تین اور مقیم کےلیے ایک روز "

سنن ترمذی حدیث نمبر (95) سنن ابوداود حدیث نمبر (157) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (553) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

امام ترمذی، نسائی اورابن ماجہ نے صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین رات اورتین نہ اتارا کریں، پیشاب پاخانہ اورنیندکی بنا پر نہیں بلکہ جنابت کی وجہ سے اتار دیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (96) سنن نسائی حدیث نمبر (127) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (478) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے

دوم :

مسح کرنے کی مدت کی ابتدامیں فقہاء کرام کا صحیح قول یہی ہے کہ وضوء ٹوٹنے کے بعد پہلا مسح کرنے سے مدت کی ابتداہوتی ہے، نہ کہ موزے پہننے کے وقت سے، اور نہ ہی موزے پہننے کے بعد وضوء ٹوٹنے کے وقت سے چنانچہ اگرکسی نے نماز فجر کےلیے وضوء کیا اور موزے پہن لیے، پھر صبح نوبجے وضوء ٹوٹ گیا اور اس نے وضوء نہ کیا، پھر بارہ بجے وضوء کیا تو مسح کی مدت بارہ بجے سے شروع ہوکر ایک دن اور رات یعنی چوبیس گھنٹے رہے گی

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اوزاعی اور ابوثور کا کہنا ہے کہ : مسح کرنے کی مدت کی ابتداوضوء ٹوٹنے کے بعد مسح کرنے کے وقت سے شروع ہوگی، امام احمد سے بھی یہی روایت ہے، اور دلیل کے اعتبار سے راجح اور مختار بھی یہی ہے، اسے ابن منذر نے اختیار کیا ہے، اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے" انتہی

دیکھیں : المجموع للنووی (512/1).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی راجح قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں :

" کیونکہ احادیث میں ہے : "مسافر مسح کرے" اور " مقیم مسح کرے" اور یہ ممکن ہی نہیں کہ مسح کیے بغیر اس پر مسح کرنا صادق آتا ہو، یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ مسح کرلے، اور صحیح بھی یہی ہے"

دیکھیں : الشرح الممتع (186/1).

سوم :

اہل علم میں سے بہت سے علماء جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن حزم شامل ہیں نے اختیار کیا ہے کہ :

مسح کی مدت ختم ہونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ وضوء تو ان اشیاء سے ٹوٹتا ہے جو وضوء توڑنے میں معروف ہیں، مثلا پیشاب اور پاخانہ وغیرہ

دیکھیں : المحلی ابن حزم (151/2) الاختیارات الفقھیۃ (15) الشرح الممتع (216/1).

اس بنا پر جو شخص باوضوء ہو اور نماز ظہر سے قبل مسح کرنے کی مدت ختم ہوجائے تو وہ ظہر اور اس کے بعد والی نماز وضوء ٹوٹنے تک پہلے وضوء سے ہی ادا کرسکتا ہے

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر درج ذیل نتیجہ حاصل ہوا :

اگر آپ بے وضوء ہوں اور مسح کرنے کی مدت ختم ہوجائے تو آپ کےلیے وہ سب نمازیں دوبارہ ادا کرنا ضروری ہیں جو آپ نے مسح کرنے کی مدت ختم ہونے کے بعد ادا کیں اور اپنے پاؤں نہیں دھوئے

اور اگر مسح کرنے کی مدت ختم ہوئی اور آپ باوضوء تھے، تو آپ کےلیے وہ نمازیں لوٹانا ضروری ہیں جب سے مدت ختم ہونے کے بعد وضوء ٹوٹا تھا

واللہ اعلم.

69829